Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۹ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۶ شہادت ۱۳۵۹ھش ۶ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۷۸

قسط نمبر ۲

جماعت احمدیہ کی آٹھویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

میزانیہ تحریک جدید انجمن بابت ۶۰-۱۳۵۹ھش / ۸۱-۱۹۸۰ء پر غور اور اہم سفارشات

رپورٹ سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید

صدر انجمن احمدیہ کی بجٹ کی منظوری کے بعد حضور ایدہ اللہ کی علالت طبع کی وجہ سے ایوان محمود سے قریب رائے رہائش (گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) میں تشریف لے گئے۔ اپنی غیر حاضری میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر شوریٰ کی کارروائی کو جاری رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

چنانچہ محترم مرزا عبدالحق صاحب نے صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

بجٹ تحریک جدید انجمن احمدیہ

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے درج ذیل تجاویز کے ساتھ تحریک جدید کے مجوزہ بجٹ آمد ۳،۵۹،۰۸،۳۸۹ اور مجوزہ بجٹ اخراجات ۳،۶۲،۱۰،۵۰۰ روپے من وعن منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

۱۔ تحریک جدید کے جملہ مطالبات بالخصوص سادہ زندگی پر عمل کرنے کی تلقین نہ صرف مقامی عہدہ داران جماعت کریں بلکہ انسپکٹران تحریک جدید بھی اپنے دوروں کے دوران اس کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان پر عمل ہو رہا ہے۔ اس تعلق میں پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان شادی بیاہ کے موقعہ پر بے جا اسراف سے بچنے کے لئے مؤثر تحریک کرتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کریں۔

۲۔ وعدہ جات اور وصولی کے سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی جماعتیں شہری جماعتوں سے نسبتاً پیچھے ہیں۔ اس لئے ضلع وار نظام کے تحت اجلاسات اور بذریعہ خطوط دیہاتی جماعتوں کو ان کے معیار بڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

۳۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک تحریک جدید کا معیاری وعدہ ماہوار آمد کا کم از کم ۱/۱۰ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے۔ مقامی عہدہ داران اس بات کا جائزہ لیں کہ کونسے احباب کا وعدہ معیاری نہیں۔ اور انہیں معیاری قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

۴۔ جماعت میں نئے شامل ہونے والے احباب اور اسی طرح نئے کمانے والے نوجوانوں کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے مزید کوشش کی جائے کہ کوئی کمانے والا فرد اس جہاد میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

۵۔ ابھی بہت سے ایسے صاحب حیثیت احباب ہیں جو اپنا وعدہ بڑھا کر معاونین خصوصی کی فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں اس وقت ان کی تعداد ۸۷۴ ہے اس میں اضافہ کے لئے خاص گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ جس کے لئے عہدہ داران کو بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب کی دعوت پر مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی مکرم محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ساہیوال۔ مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر امریکہ۔ مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ مکرم قریشی افتخار علی صاحب فیصل آباد۔ اور مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ دہاڑی نے بجٹ پر عمومی بحث میں اور اس کے بعد مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور۔ مکرم علی اکبر صاحب بلوچ نواب شاہ (سندھ) اور مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر امریکہ نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر امریکہ کی تقریر سے پہلے بارہ بجکر آٹھ منٹ پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ (شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ مگر ابھی گردوں میں انفکشن ہے اور ضعف بھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

۔ کرنل محمود احمد ملک (۹۵ عبدالمجید روڈ لاہور کینٹ) ابن محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مرحوم بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے عمر دراز سے نوازے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۔ خاکسار آجکل بغرض علاج لاہور میں مقیم ہے۔ گھٹنے کی تکلیف میں اب کافی افاقہ ہے۔ مگر ابھی پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ نجی و افریقہ

۔ خاکسار کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہے اس ہفتہ تو حالت سخت تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائے۔ آمین

(قیس مینائی کراچی)

۔ عزیزہ امۃ الحی اہلیہ عبدالقادر خان کو اللہ تعالیٰ نے پسر فرزند عطا فرمایا ہے جو مکرم عبدالحمید خان صاحب مرحوم آف پٹیالہ کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ عبدالسلام نام تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ہونہار صحت مند اور لمبی عمر والا بنائے۔ نیک اور خادم دین بن کر والدین کے لئے قرۃ العین بنے۔

(قاضی محمد یوسف واقف زندگی)

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ شہادت ۱۳۵۹ ہش

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ ھ

انسان کی قدر و قیمت بڑھانے والے اوصاف

ہر چند کہ ایمان انسان کی سب سے قیمتی متاع ہے اور اس کی حفاظت نہایت ضروری ہے اور اسی طرح ایمان کے باغ کی سرسبزی اعمال صالحہ کے پانی سے ہے، جب تک اعمال صالحہ نہ بجا لائے جائیں انسان ایمان کے طیب اور شیریں ثمرات سے متمتع نہیں ہوتا تاہم ایمان اور اعمال صالحہ کی اس بنیادی اہمیت کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں انسان کی قیمت محض ایمان اور اعمال صالحہ سے نہیں بڑھتی۔ ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجا لانے کے ساتھ ساتھ انسان کا بعض مخصوص اوصاف سے متصف ہونا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی قدر و قیمت کو بڑھاتا ہے

طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ مخصوص اوصاف کون سے ہیں۔ یوں تو اوصاف بہت سے ہیں اور ایک حقیقی مومن کا ان سب اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے تاہم ان میں سے تین اوصاف ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں انسان کی قدر و قیمت کو بہت بڑھانے والے ہیں جو مومن ان تین اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کر لیتا ہے، وہ خدا تعالیٰ کے عزیزوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ اوصاف ہیں استقامت، اخلاص اور وفا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کے لئے ان تین اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

جہاں تک استقامت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) "فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝" (ھود آیت ۱۱۳)

ترجمہ:۔ پس (اے رسولؐ!) تو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھی ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے، جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے (پورے استقلال سے) سیدھی راہ پر قائم رہ (اے مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(۲) "اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝" (حٰمٓ السجدہ۔ آیت ۷)

ترجمہ:۔ تمہارا صرف ایک خدا ہے۔ پس اس کا خیال کر کے استقلال دکھاؤ اور اس سے استغفار کرتے رہو (کہ پاؤں نہ پھسل جائے) اور (یاد رکھو) مشرکوں کے لئے عذاب مقدر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اخلاص کو اپنا شعار بنانے کی بار بار تلقین فرمائی ہے اور اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ کسی نفع اور لالچ کا خیال دل میں لائے بغیر پورے خلوص دل کے ساتھ اسی کے ہو رہیں، اسی کی اطاعت کریں اور صرف اور صرف اسی کی عبادت کو لازم پکڑیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ پر ایک خاص امر واضح کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "قُلْ اَتُحَاۗجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝"

(البقرہ۔ آیت ۱۴۰)

ترجمہ:۔ (اے رسولؐ!) تو (ان سے) کہہ کیا تم ہم سے اللہ کے بارہ میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں (یعنی دونوں اپنے اپنے اعمال کے مطابق اجر پائیں گے) ہم تو (دلی) اخلاص کے ساتھ اسی کے ہو چکے ہیں۔

(۲) "هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝" (المؤمن۔ آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ وہ زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

استقلال اور دلی اخلاص کے علاوہ تیسرا وصف جس کی خدا تعالیٰ نے بطور خاص تاکید فرمائی ہے۔ وفا ہے۔ وفا کا ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا جائے انسان اسے ہر حال میں پورا کرے اور اس سے کسی حال میں بھی بے وفائی نہ کرے۔ جان چلی جائے لیکن انسان خدا رسولؐ، اور اس کے دین اور دین کے مصالح سے کبھی منہ نہ موڑے اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھائے کہ وہ پورا اطاعت گزار اور وفادار ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ وفاداری کے اس خاص پہلو کا پورا پورا لحاظ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝" (النحل۔ آیت ۹۲)

ترجمہ:۔ اور (چاہیئے کہ) اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے اپنے) عہد کو جب تم نے (اس سے کوئی) عہد کیا ہو پورا کرو اور قسموں کو انہیں پختہ کرنے کے بعد جبکہ تم نے اللہ کو (اس کی قسم کھا کر) اپنا ضامن بنا لیا ہے مت توڑو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے یقیناً جانتا ہے۔

چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا فرمانبرداری کا عہد پورا کر دکھایا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی وفاداری کا بطور خاص ذکر فرمایا جیسا کہ فرمایا:۔

"اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝" (النجم آیت ۳۸)

ترجمہ:۔ وہ ابراہیم جس نے وفاداری دکھائی۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ استقامت، اخلاص اور وفا وہ خاص اوصاف ہیں جن سے مومنوں کی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قدر بڑھتی ہے۔ اور یہ تینوں اوصاف ایسے ہیں جن کا پتہ ابتلاؤں کے دوران چلتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تینوں اوصاف کی اہمیت اور ان کے عظیم الشان ثمرات پر روشنی ڈال کر ہمیں ان اوصاف سے متصف ہونے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ مثال کے طور پر حضورؑ استقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقلال ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ جب استقامت ہوتی ہے تو انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے۔ یہانتک کہ استقامت والے سے خوارق کا ظہور ہونے لگتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۰)

اسی طرح آپؑ نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ استقلال کے بعد اخلاص و وفا ایسے اوصاف ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں انسان کی قیمت بڑھتی ہے۔ مزید فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے.....

نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ وفا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے ساری قیمت اور شرف وفا سے ہے"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۱)

ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو استقامت، اخلاص اور وفا کے اوصاف سے سدا متصف رکھیں تا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہماری قدر و قیمت بڑھے اور ہمارے اعمال اس کی جناب میں مقبول ہو کر ہمیں فائز المرام کرنے کا موجب بنیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی ہنسلی کی ہڈی کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ مگر اب کمر اور چھاتی میں درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب جماعت اپنی دعاؤں میں تا چیز کو ضرور یاد رکھیں

(چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھگڑھی میڈیکل ریڈیم وارڈ۔ میو ہسپتال لاہور)

روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ ۲ر اپریل ۱۹۸۰ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی تربیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک نمونہ

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ)

قوم کی ترقی اور بقا کا انحصار آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت پر ہے۔ قومی ترقی کے عظیم مقصد کے حصول کے لئے آئندہ نسل کو اس قابل بنانا ضروری ہے کہ ان میں اعلیٰ صلاحیتیں پائی جائیں اور ہر ذمہ داری کو نبھا سکیں۔ قوم کے بچے ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور اس قیمتی سرمایہ کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے زیادہ والدین پر عائد ہوتی ہے اور اس کی ابتدا شادی اور بچے کی ولادت سے ہی ہو جاتی ہے۔ نیک اور تقویٰ شعار بیوی کا انتخاب نیک اولاد کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و جمال، حسب و نسب اور مال و دولت کو نظر انداز کر کے دیندار اور نیک بیوی کے انتخاب کو ترجیح دی ہے کیونکہ نیک ماؤں کی گود میں پرورش پانے والے بچے یقیناً نیک، اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک اور قوم کے سچے خادم ثابت ہو سکتے ہیں بچے کی تربیت کا وقت اس کی ولادت سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ ماں کی خواہشات جذبات، احساسات اس کے قلب و ذہن پر اثر انداز ہوتے ہیں اور جونہی بچہ جنم لیتا ہے تو اس کی عملی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ اس لئے والدین کا یہ سمجھنا کہ یہ ابھی ناسمجھ ہے اور شعور نہیں رکھتا درست نہیں۔ اس کے کان، آنکھیں دل و دماغ سب کام کر رہے ہوتے ہیں اور متاثر ہونے کی کیفیت بدرجہ اولیٰ ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کے مبارک نمونہ سے ان اصولوں کی نشان دہی ہوتی ہے جنہیں اختیار کر کے اس اہم اور نازک ذمہ داری کو بخوبی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

۱۔ اولاد کے لئے حسن نیت اور نیک جذبہ

شادی کی غرض محض فطرتی تقاضا کی تکمیل نہیں بلکہ عفت و پاکیزگی کا حصول بقائے نسل کے ساتھ قومی بقا کے اعلیٰ سپوت پیدا کرنا ہے۔ اس لئے اس اہم مقصد کے پیش نظر اچھی نیت اور نیک جذبہ کی ضرورت ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زریں ارشاد ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش تک ہی محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔۔۔ جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول ہے بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس جذبہ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تو اپنی اولاد کا پہلے سے ہی فیصلہ کیا ہوا ہے کہ سب خدا تعالیٰ کا مال ہے اور ہمارا اس میں کچھ تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالیٰ کا مال ہیں جنہوں نے پہلے سے ہی فیصلہ کیا ہوتا ہے ان کو غم نہیں ہوا کرتا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۹)

۲۔ بچوں کی تربیت کے لئے دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی دعا اولاد کے لئے مستجاب بیان فرمائی ہے۔ اس لئے رب کریم جس کے ذمہ جسمانی اور روحانی ربوبیت ہے اسی کی طرف رجوع کرنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تربیت اولاد کے لئے دعا کو مقدم قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

حضور بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ خصوصاً عادتاً بچے کو مارنا آپ کو سخت ناپسند تھا۔ جب ایک شخص نے اپنے بچے کو عادتاً مارا تو حضور بڑے متاثر ہوئے اور اسے بلا کر نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔۔۔۔ اگر کوئی شخص خود اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔"

پھر آپ نے دعا کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:۔

"جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں اول اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت اور جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے دوم پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم۔ اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ سب دین کے خدام بنیں چہارم اپنے مخلص دوستوں کے نام بنام پنجم اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں"

پھر فرمایا:۔

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۴)

۳۔ بچوں کے لئے نیک نمونہ

چھوٹا بچہ اپنے والدین اور ماحول سے گہرا اثر لیتا ہے۔ اس لئے اس کی تربیت و تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ اس کو پرورش پانے والی گود اور ماحول کا اچھا نمونہ ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

"میرا پلنگ بستر پر بہت قریب ہی ہوتا تھا اور اکثر میری آنکھ رات کو کھلتی دیکھتی کہ آنکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابھی ہر بند ہیں مگر لبوں پر سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ورود اور ذکر الٰہی جاری ہے۔ مجھے پہچان ہو گئی تھی اور آپ کے لبوں کی حرکت پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی۔ میں بچہ تھی بالکل چھوٹی۔ جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اس وقت ضرور دعا کر لیا کرو۔"

(الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء)

آپ بچوں کی چھوٹی چھوٹی بات پر بھی نگرانی کرتے۔ حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ بچپن میں چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز پر جاتے ہوئے انہیں دیکھ کر فرمایا:۔

"میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔"

(سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ عرفانی صاحبؓ جلد سوم)

آپ بچوں کا محاسبہ بھی فرمایا کرتے اور اس بات کی نگرانی بھی فرماتے کہ وہ کس حد تک سیکھ رہے ہیں۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ روایت فرماتے ہیں:۔

"حضرت صاحب ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر تقریر کر کے جب گھر واپس تشریف لائے تو حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ) جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال کی ہوگی پوچھا کہ میاں یاد بھی ہے کہ آج میں نے کیا تقریر کی تھی۔ میاں صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور حافظہ کے موافق دہرایا۔ حضرت صاحب بڑے خوش ہوئے اور فرمانے لگے خوب یاد رکھا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۵۲)

۴۔ بچوں سے بڑوں کا ادب کروانا

بچوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انہیں بڑوں کا ادب کروایا جائے۔ ادب سے نام لینا سکھایا جائے۔ عمومی طور پر یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "مَنْ لَا یَرْحَمُ صَغِیْرَنَا وَلَا یُوَقِّرُ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا" یعنی جو شخص چھوٹوں پر رحم اور شفقت نہیں کرتا، بڑوں کی عزت و تکریم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی تربیت کا طریق تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ میں نے کوئی بات کرتے ہوئے مرزا نظام الدین کا نام لیا اور صرف نظام الدین کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے۔ اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۳۱)

مرزا نظام الدین حضور کے چچا تھے اور آخر وقت تک شدید مخالف رہے اور کوئی موقعہ دشمنی اور تکلیف دینے کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔

۵۔ بچوں سے بے تکلفی

بچوں کی تربیت کے لئے والدین اور بڑوں کی بے تکلفی اور اپنائیت بھی ضروری ہے۔ اس سے بچے ہر نیک بات کو رغبت اور توجہ سے سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا طریق تربیت بڑی بے تکلفی کا تھا جس سے بچے بڑے مانوس ہوتے۔

حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح سے کہ کبھی کبھی کسی بچہ کا پہنچہ پکڑ لیا اور کوئی بات نہ کی خاموش ہو رہے یا بچہ لیٹا ہوا ہو تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۲۲)

حضور بچوں کو سبق آموز کہانیاں سنایا کرتے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اوقات گھر میں بچوں کو کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے چنانچہ ایک بُرے بھلے کی کہانی آپ عموماً سنایا کرتے تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایک بُرا آدمی تھا اور ایک اچھا آدمی تھا اور دونوں نے اپنے اپنے رنگ میں کام کئے۔ آخر بُرے آدمی کا انجام بُرا ہوا اور اچھے کا اچھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۵۲)

بعض اوقات بچے بھی آپ کو کہانیاں سنایا کرتے اور آپ اس لئے سنتے رہتے کہ ان کی دل شکنی نہ ہو اور بے تکلفی کا ماحول پیدا ہو۔

نرمی اور محبت سے بچوں کی تربیت

آپ بچوں کی تربیت بڑی نرمی، شفقت اور محبت سے کیا کرتے اور اگر کوئی ناگوار بات کسی بچے سے ہوتی تو اسے بڑی حکمت اور شفقت سے سمجھا دیا کرتے تھے۔

"ایک دفعہ ایک بچہ باہر کسی سے گالی سن کر آیا کہ سؤر کا بچہ گُڑ کھانا"

جب اس نے گھر میں دہرایا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سن کر فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں بتاؤں اس طرح نہیں بلکہ اس طرح کہا کرو "باپ کا بچہ گُڑ کھانا" پھر وہ اسی طرح کہنے لگا۔

(شمائل احمد صفحہ ۹۱)

کم عمر بچے جن پر اخلاقی یا مذہبی ذمہ داریاں نہیں ہوتیں ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سزا دینے کے متعلق حضور فرمایا کرتے تھے کہ

"خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلف کیونکر ہو سکتے ہیں۔"

لیکن چھوٹی عمر میں چونکہ بچے کی عادت پختہ نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے مناسب رنگ میں سمجھانے بوجھانے سے اس کی اخلاقی نشو و نما صحیح سمت اختیار کر سکتی ہے۔ اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"بچوں کو تنبیہہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۱۴-۴۱۵)

احمدی والدین پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آئندہ نسل کو صحیح تعلیم و تربیت دیں۔ بچوں کی صحیح تربیت کا وقت ابتدائی چند سال ہوتے ہیں اس وقت اولاد باپ کی نسبت ماں کی نگرانی میں زیادہ رہتی ہے اور ماں کے نیک نمونہ اور حسن تربیت سے متاثر ہوتی ہے۔ پس بچوں کو مستقبل کی اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنانا والدین کا اہم فریضہ ہے۔ تاکہ اشاعت اسلام کی اہم ذمہ داری کو ہر آنے والی نسل ادا کرتی رہے اور غلبۂ دین اسلام کے دن قریب سے قریب تر آ جائیں۔

اللّٰھم آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نیکی کیلئے سب سے مؤثر چیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:۔

"نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کرنے کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے بُرے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا تیرھواں مطالبہ:

"طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز میں بھیجیں"

مرتبہ مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

مرکز کو ام القریٰ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں سے ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ ہدایت اور رہنمائی کی ہر راہیں اٹھتی ہیں جو لوگوں کی بہبودی کا باعث بنتی ہیں اس لئے کہ مرکز کے بغیر ترقی نہیں۔ مرکز کی حیثیت جسم میں روح کی ہوتی ہے۔ اس واسطے قرآن مجید نے مرکز میں بار بار آنے کی تاکید کی ہے اور مرکز سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی تلقین کی ہے فرمایا کہ:-

"مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝"

(توبۃ - آیت ۱۲۲)

ترجمہ:- مومنوں کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ وہ سارے کے سارے مرکز میں اکٹھے ہو جائیں کیونکہ اسلام کی مخاطب اقوام عالم ہیں۔ اقوام عالم مرکز اسلام میں کسی وقت بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ لیکن مرکز کے ساتھ اقوام عالم کا تعلق قائم رہنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ چونکہ سب کا اکٹھا ہونا یہاں ممکن نہیں اس لئے کیوں نہ ہو کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑے تاکہ وہ دین کو پوری طرح سیکھے اور واپس لوٹ کر اپنی قوم کو بے دینی سے بچائے اور اس طرح گمراہ ہونے سے ان کو بچا لیں۔ انذار کے ذریعہ اور تخویف کے ذریعہ۔

مرکز میں آنا ضروری ہے:

ابن عباس سے روایت ہے:-

"كان ينطلق من كل حيّ من العرب عصابة فيأتون النبي صلى الله عليه وسلم فيسألونه عما يريدون من امر دينهم ويتفقهون في دينهم" (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۳۰۰ سورۃ التوبہ آیت وما کان المومنون)

ترجمہ:- ابن عباس سے روایت ہے کہ عرب کے ہر قبیلہ میں سے ایک جماعت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ اور جن باتوں کا انہیں پہلے علم نہ ہوتا ان کے متعلق وہ پوچھتے اور بصیرت حاصل کرتے۔ اور اپنے دین پر پختہ ہو جاتے اور تفقہ فی الدین کو حاصل کرتے۔ پھر وہ واپس جاتے اور دوسروں کو جا کر وہ سکھاتے تھے۔ بلفظ دیگر مرکز وہی ہے یہاں خدا تعالیٰ کا نبی یا اس کا نائب (خلیفہ) سکونت پذیر ہو۔

مرکز کی آواز میں تاثیر:

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ:-

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝"

(انفال: ۲۵)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جبکہ وہ تم کو زندہ کرنے کے لئے پکارے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم اس کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔ پس مرکز کی آواز زندگی بخش اور روح پرور ہوتی ہے۔

تجویز قیام مدرسہ احمدیہ قادیان:

"ان دونوں بزرگ عالموں (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہما) کی وفات کی وجہ سے جماعت میں ایک خلا سا محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ یہ تجویز کی گئی کہ جماعت میں علماء پیدا کرنے کے لئے ایک الگ دینی درسگاہ قائم کی جائے جس پر مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور جب دسمبر ۱۹۰۵ء کے آخری ہفتہ میں جلسہ سالانہ کے لئے احباب جمع ہوئے تو حضرت اقدس نے ایک نہایت درد انگیز تقریر فرمائی جس میں اپنا یہ تجویز دوبارہ پیش فرمائی کہ موجودہ انگریزی مدرسہ کے علاوہ بھی ایک ایسی درسگاہ کی بھی ضرورت ہے جس میں ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو عربی علوم کے ساتھ ساتھ کسی قدر انگریزی اور دیگر علوم سے بھی واقف ہوں۔ حضور کی یہ تقریر سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور حضور کے تقریر ختم کرنے کے بعد سب نے بالاتفاق عرض کی کہ جو تجویز کبھی حضور کے ذہن میں ہے ہم سب اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے بدل و جان تیار ہیں۔ اس کے بعد دیر تک باہمی مشورہ ہوتا رہا اور یہ طے پایا کہ علماء اور مبلغ پیدا کرنے کے لئے الگ شاخ قائم کی جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء سے دینیات کی الگ شاخ جاری کر دی گئی۔"

(حیات طیبہ صفحہ ۳۸۰)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی شدید خواہش احمدی بچوں کو مرکز میں تعلیم دلوانے کے بارہ میں تھی سو مرکز میں تعلیم کے لئے طلباء کو بھیجنا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مورد ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

تیرھواں مطالبہ (تحریک جدید)

"باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں۔ تعلیم کے لئے بھیجیں۔۔۔۔۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ یہاں کے پڑھنے والے لڑکوں میں سے بعض جن کی پوری طرح اصلاح نہ ہوئی وہ بھی الا ماشاء اللہ جب کبھی قربانی کا موقع آیا تو کرم دین کی خدمت کے طرف دوڑے اور اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ یہ ان کی قادیان کی رہائش کا ہی اثر ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

قادیان میں پرورش پانے والے بچوں میں ایسا بیج بویا جاتا ہے اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں ایسی جاگزیں ہو جاتی ہے کہ خواہ ان میں سے کسی کی حالت کیسی ہی ہو۔ جب دین کی خدمت کے لئے آواز اٹھتی ہے تو ان کے اندر سے لبیک کی صدا پیدا ہو جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ لیکن اسی وقت ایک خاص مقصد سے یہ تحریک کر رہا ہوں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں۔ جو اس بات کا اختیار دیں کہ ان بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے اور دینی تربیت پر زور دیا جائے۔ ہم جس رنگ میں ان کو رکھنا چاہیں رکھ سکیں۔ اس کے مطابق جو رنگ اچھے نتائج پیدا کر سکتا ہے پیدا کریں۔ ان کے متعلق میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے کہوں گا کہ ان میں تعلیم کا خاص انتظام کریں۔ قرآن کریم کے درس اور مذہبی تربیت کا پورا انتظام کیا جائے اور ان پر ایسا گہرا اثر ڈالا جائے کہ اگر ان کی ظاہری تعلیم کو نقصان بھی پہنچ جائے تو اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ان کی ظاہری تعلیم کو ضرور نقصان پہنچے اور نہ بظاہر اس کا امکان ہے لیکن دینی ضرورت پر زور دینے کی غرض سے یہ کہتا ہوں کہ اگر ان کی دینی تعلیم و تربیت پر وقت خرچ کرنے کی وجہ سے نقصان پہنچ بھی جائے تو اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ اس طرح ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جو ان میں نئی زندگی کی روح پیدا کرنے والا ہو۔"

(الفضل ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱ کالم ۱ و ۲ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۳۰۰)

مرکز کی آواز:

پس اے ابراہیم ثانی کے پرندو! اگر احیاء چاہتے ہو تو مرکز میں اپنی اولاد کو بھیج کر زیور تعلیم سے آراستہ کرو تاکہ وہ قوم و ملت کے لئے سفید اور کارآمد ثابت ہوں اے خدا تعالیٰ ہمارا کر آمین!

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عربی شعر میں فرمایا ہے:-

"وَمَا اَنَا اِلَّا نَائِبُ اللّٰهِ فِي الْوَرٰى
فَفُوْزُوْا اِلَيَّ وَجَانِبُوا الْبَغْيَ وَالْعُدْوَا"

یعنی میں مخلوق کے لئے خدا کا نائب ہوں۔ پس میری طرف جلدی آؤ اور سرکشی اور زیادتی سے بچو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم از کم جماعتی وعدہ تحریکِ جدید

چندہ تحریک جدید کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے پہلے خطبہ ۶۶-۴-۲۲ میں ارشاد فرمایا تھا۔

"دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی بھی ایسے ہوتے ہیں جو نئے سرے کمانا شروع کرتے ہیں ..... باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں"

کمیت کے اعتبار سے ایسی عظیم الشان ترقی کا تقاضا تھا کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی۔ اسی لئے حضور پُرنور نے پاکستانی جماعتوں کے لئے وعدہ جات کا جو ٹارگٹ مقرر فرمایا، وہ ارفع سے ارفع ہوتا رہا۔ حسبِ ذیل سالوں کا تقابل قابلِ غور ہے۔

ٹارگٹ برائے سال ۳۵/۳۶ ۷،۹۰،۰۰۰ روپیہ جب کہ سابقہ معیار ۵،۵۰،۰۰۰ روپیہ تھا۔ ٹارگٹ برائے سال ۴۳/۴۴ ۱۵،۰۰،۰۰۰ روپیہ جب کہ سابقہ معیار ۱۱،۲۷،۰۰۰ روپیہ تھا۔

گویا پہلا ٹارگٹ سابقہ معیار سے دوچند مقرر ہوا اور دوسرا ٹارگٹ سابقہ ٹارگٹ سے قریباً دوچند مقرر ہوا۔ یہ سبک رفتاری دراصل وقت کا اہم تقاضا تھی اسی تقاضا کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے ماشاء اللہ برق رفتاری سے ترقی کرتے رہے اور یہ خوشکن سلسلہ جاری ہے۔

ٹارگٹ کے تعین میں دوسرا پہلو یہ نظر آیا کہ وہ اپنے وقت کے لازمی چندوں کے چوتھے حصے سے کم نہ تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جس رفتار سے لازمی چندوں میں ترقی ہوتی ہے کم از کم اسی رفتار سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی ترقی ہونی چاہیئے۔ اس خوشکن نسبت کو برقرار رکھنے اور اپنے محبوب امام کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے جملہ جماعتیں مکلف ہیں اور انہیں اس کے لئے ہمہ گیر کوشش کرنا لازمی ہے۔

اس ایک اور چار کی نسبت کا مسئلہ حسب ذیل مثال سے بھی واضح ہو جاتا ہے۔ ایک ایک سو روپیہ ماہوار آمد رکھنے والے دس اور ایک چندہ عام دینے والے احمدی کا اوسطاً چندہ (۱۰ + ۶ = ۸) آٹھ روپیہ بنتا ہے اور سالانہ ۹۶/- روپیہ۔ ادھر اب تحریک جدید کا سالانہ کم از کم چندہ فی کس ۲۴/- روپیہ مقرر ہے۔ ان دونوں چندوں میں ایک اور چار کی نسبت، بلکہ یہ مخلص اور فعال جماعتوں کی دیگر علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی متصور ہوگی کہ وہ اپنے تحریکِ جدید کے مالی جہاد کو چندہ عام و حصہ آمد کے بجٹ کے چوتھے حصہ سے کم نہ ہونے دیں۔

اس تشریح کی روشنی میں ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مذکورہ بالا دونوں قسموں کی چندوں کی نسبت کا جائزہ لیں اور اگر تحریک جدید کی قربانی کی نسبت ۱/۴ سے کم ہے تو اس کی تلافی فرمائیں اور اگر برابر ہے یا زیادہ ہے تو وقت ندا کی طرف سے دل مبارک باد قبول فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

سال رواں کی پہلی سہ ماہی ختم ہونے والی ہے۔ لیکن ابھی تک بعض مجالس کے بجٹ تشخیص ہو کر نہیں ملے۔ براہ کرم اگر آپ نے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوایا تو جلد بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام احمدیہ کے اعلانات

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان - غزوہ احزاب ، حجم دس ہزار الفاظ

نقد انعامات اول انعام ۷۰۰/- روپے، دوم انعام ۵۰۰/- روپے، سوم انعام ۳۰۰/- روپے۔ آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء ہے۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

ماہ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ ماہ مئی میں ایک غلطی کا ازالہ مقرر ہے۔

مرکزی سالانہ امتحان

۶ جون (بروز جمعۃ المبارک) کو ہوگا۔ خدام تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ زکیہ خانم صاحبہ محلہ دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم شیخ رشید احمد صاحب مرحوم ۱۹۷۱ء وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۸۰۱۹/۱۰۵-۳۴۶ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۱۸۸۵/۲۵ روپے موجود ہیں رقم مذکور میرے خاوند مرحوم کی نہیں تھی بلکہ ایسی رقم ہے جو عورتوں نے نوٹ بدلوانے کے لئے دیئے تھے اور اب وہ واپسی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ میرے خاوند مرحوم نے اپنی زندگی میں تحریر بھی لکھ دی تھی کہ یہ رقم میری نہیں ہے۔ جو درخواست کے ساتھ منسلک ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۱۸۸۵/۲۵ روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

باسکٹ بال کا شاندار نمائشی میچ

فضل عمر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ مارچ یوم پاکستان کے موقع پر ایک نمائشی میچ کا انتظام کیا گیا یہ میچ تعلیم الاسلام کالج کے سامنے باسکٹ بال کورٹ میں فضل عمر وائٹس اور فضل عمر گرین ٹیموں کے مابین ۵½ بجے شام شروع ہوا جو کہ فضل عمر گرین نے ۵۰ کے مقابلہ میں ۷۱ پوائنٹ حاصل کر کے جیت لیا۔ دونوں ٹیموں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ میچ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ ایک کھلاڑی حافظ مسعود اقبال صاحب نے کی۔ اس کے بعد اس میچ کے مہمان خصوصی جناب لیفٹیننٹ کرنل ایاز محمود صاحب نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی مندرجہ ذیل کھلاڑیوں نے میچ میں حصہ لیا۔

فضل عمر گرین :- مرزا عبد الباسط، حافظ مسعود اقبال، سرور مصطفےٰ، ثمر احمد عطاء اور لیس احمد، طاہر احمد، ظفر احمد پاشا، نصیر مصطفےٰ، جمیل احمد۔

فضل عمر وائٹس :- ظہیر احمد شاہ، مبارک احمد، وسیم بٹ، عبد الرزاق، ملک امجد ثاقب مسعود، بشیر احمد شریف، نعیم احمد، سعود احمد شاہ، ناصر الدین۔

(نامہ نگار)

ماہنامہ "انصار اللہ" کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے۔ (منتظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "دعا خدا سے آتی ہے، اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ :

(۱۹)

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ گلشن اقبال کراچی	۱۰۰/- روپے
مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ منجانب بیٹی فریدہ تشکیل کراچی	۵۰/- "
مکرم لیفٹیننٹ کپتان الف۔ ایم۔ رانا کراچی ۱۵	۵۰/- "
" چوہدری فضل قادر صاحب کراچی منجانب اہلیہ مرحوم	۱۰۰/- "
مکرمہ غلام فاطمہ معرفت اعجاز احمد صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۲۰/- "
" قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰/- "
" بقرہ رحمان بنت صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب کینیڈا	۶۰/- "
مکرم انور احمد صاحب ولد میاں عبدالرزاق صاحب حسن ابدال	۱۰/- "
" الحاج ڈاکٹر عبدالغفور صاحب زاہد سرگودہا	۱۰۰/- "
مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دہلوی دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/- "
" اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰/- "
مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۱۰/- "
" سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۲۰/- "
" خواجہ نذیر احمد صاحب کراچی	۴۵/- "
" منور احمد صاحب نیشنل آٹوز نواب شاہ	۱۰/- "
مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی	۳۰/- "
" ثریا لطیف صاحبہ	۵۰/- "
" عطیہ انیس صاحبہ	۱۰/- "
مکرم حمید انور صاحب c/o اقبال کلینک چوک دیپالپور اوکاڑہ	۱۰۰/- "
" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب " " "	۲۰/- "
" ملک فضل حق صاحب گلشن اقبال کراچی ۴۷	۵۰/- "
" مظفر احمد صاحب کراچی ۳	۱۵/- "
مکرمہ مسز فاروق صاحبہ گلبرگ لاہور	۶۰/- "
مکرم صادق احمد صاحب۔ مولا بخش صاحب لطیف آباد۔ نواب شاہ	۴۰/- "
" سید اقبال احمد صاحب کراچی ۵	۲۰/- "
" سعید احمد c/o نذیر احمد صاحب ڈائریکٹر کراچی ۲۹	۱۰۰/- "
" مسٹر نصیر احمد صاحب کراچی کینٹ	۵۰/- "
مکرمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۲۰/- "
مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب لاہور	۱۰۰/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری لاہور	۱۰/- "
" منظور بیگم صاحبہ چک ۳۲ شمالی ضلع سرگودہا	۲۵/- "
مکرم داؤد احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۱۰/- "
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ والدہ شیخ نذیر احمد صاحب ربوہ	۵۰/- "
مکرم شیخ محمد بشیر آزاد اتالوی منڈی مریدکے شیخوپورہ	۱۰/- "
مکرمہ بیگم حمید افضل بھٹی۔ کراچی شہر	۴۶/- "
مکرم میاں محمد عالم صاحب فورمین کندیاں ضلع میانوالی	۳۵/- "
مکرمہ سیارہ حکمت صاحبہ ایم اے لیکچرر بورڈ والا چوک لاہور	۵۰/- "
مکرم حبیب الرحمٰن صاحب گلبرگ۔ لاہور	۵۰/- "
مکرم عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی صدر راولپنڈی	۲۵/- "
" بابو عاشق محمد صاحب مجوکہ حویلی مجوکہ ضلع سرگودہا	۶۰/- "
" ڈاکٹر محمد دین صاحب وہاڑی	۱۲۰/- "
مکرمہ خیالی بیگم صاحبہ اہلیہ ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ	۱۰/- "
مکرم چوہدری فہیم احمد صاحب ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب کراچی	۵۰/- "
مکرمہ امۃ النصیر بیگم منظور احمد شاہ صاحب	۲۰/- "
بیگم غلام نبی صاحب ربوہ	۵۰/- "

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۴۴۰۲ :

میں نصرت جہاں بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت الشی احمدی 24-11/92 پیر الوالخیر روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مندرجہ خاوند ۲۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۱۴ تولے مالیتی ۱۴۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نصرت جہاں بیگم 6-11/92-A پیر الوالخیر روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ میاں بشیر احمد ولد خان صاحب ڈاکٹر محمد نعیم اللہ مرحوم 35/11 ہزری کشن روڈ کوئٹہ۔ صدر موصیان جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد مشہود احمد ولد محمود احمد صاحب لیبر موصیہ۔

مسل ۲۴۴۰۳ :

میں چوہدری پیر بخش ولد چوہدری جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۸/ج جنوبی ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۲۵۰/- روپے ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ پیر بخش ولد جلال الدین قوم گوجر چک ۸/ج جنوبی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ خان محمد ولد محمد عالم قوم گوجر چک ۸/ج جنوبی ضلع سرگودہا گواہ شد۔ محمد اسلم ولد احمد خان قوم گوجر چک ۸/ج جنوبی ضلع سرگودہا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بچہ اسد احمد میرا اس سال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ تمام بہن بھائیوں اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ محمد اسحٰق میر گلی نمبر ۱ مکان نمبر ۱ گلشن پارک مغلپورہ لاہور)

(۲) میری والدہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں آج کل بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہیں احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار خود کئی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ان کے دور ہونے کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

(شیخ نور الحق۔ دارالبرکات ربوہ)

(۳) مکرم پراچہ عبدالقیوم صاحب پر دل کا حملہ ہوا ہے اور وہ میو ہسپتال الینٹ میڈیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین!

(محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

تبدیلی نام

میں نے اپنی لڑکی کا نام شمع ناہید سے بدل کر شمع عنبرین رکھ دیا ہے۔ براہ مہربانی آئندہ اسے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

(صوبیدار میجر محمد دین
آف دوالمیال۔ حال۔ ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

بقیہ صفحہ اول

حضور مجلس مشاورت میں واپس تشریف لے گئے۔

ارشادات حضور

حضور نے فرمایا۔ تحریک جدید کے دو کام ہیں۔ ایک کام کی تیاری کا ہے اور ایک میدان عمل میں اس تیاری سے فائدہ اٹھانے کا تیاری کا کام مرکز سے تعلق رکھتا ہے۔ اور تیاری کے بعد مقام عمل پاکستان سے باہر ہے۔ کام کے میدان میں بھاگت اور ہنگری دونوں میں تحریک جدید کے ساتھ شامل ہیں۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ شکر گڑھ میں سکول اور ہسپتال بنایا جائے تو اس سے تحریک جدید کا دور کا بھی واسطہ نہیں بعض دوست غیر متعلق باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ مومن لغو سے اعراض کرتے ہیں اور ہر غیر متعلق بات لغو اور غیر صالح ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کا بجٹ ۳½ کروڑ سے زیادہ ہے۔ اور اس میں سے صرف چند لاکھ کا آمد کے لحاظ سے پاکستان سے تعلق ہے۔ باقی سارے بجٹ کا تعلق بیرون پاکستان سے ہے۔ پاکستان کے علاوہ کئی ایک ممالک میں فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور یہ سب ممالک آزاد ہیں ۱۹۷۴ء تک تحریک جدید کے کسی رجسٹر میں غیر ممالک کی آمد درج نہیں۔ اس وقت تک سارا بوجھ مرکز پر تھا کہ تیاری ہو رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ غیر ممالک سے بھی آمد ہونی شروع ہوئی اور اب یہ رقم ۳ کروڑ پانچ ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے۔ جس میں سے صرف تیس لاکھ کا تعلق پاکستان سے ہے۔ باقی سارا بجٹ غیر ممالک کی مخلص اور فعال جماعتوں کی قربانی کا نتیجہ ہے اور ان کی قربانی اتنی ہی نہیں بلکہ زیادہ ہے وہاں بھی بعض لوکل فنڈز ہیں جو اس رقم میں شامل نہیں۔ کئی کروڑ روپیہ تو ان جماعتوں نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام میں ادا کیا ہے جو اس بجٹ میں شامل نہیں۔ ہر ملک کا روپیہ اسی ملک پر خرچ ہوتا ہے ایک پائی بھی اس سے باہر نہیں نکالی جاتی نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کو آمد ہے ہسپتالوں سے اور وہ خرچ ہو جاتی ہے سکولوں ہسپتالوں اور دوسری مدات میں۔

حضور نے فرمایا ۱۹۷۴ء میں نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کا چندہ بند ہو گیا تھا۔ اس میں جو رقم پاکستان یا بیرون پاکستان کی جماعتوں نے ادا کی ہے۔ وہ ۲½ لاکھ روپیہ بنتی ہے۔ دنیا کی سب دولتوں کا مالک خدا ہی ہے۔ انسان بھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مالک ہوں اور خدا تعالیٰ جب دینے پر آتا ہے تو ہمارے محاورہ کے مطابق چھت پھاڑ کے دیتا ہے اور قرآنی محاورہ کے مطابق یرزق من یشاء بغیر حساب۔ وہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔ صرف گھانا میں ڈیڑھ دو کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور ۷۳ لاکھ روپیہ ابھی تک پڑا ہوا ہے۔ جبکہ سارے ممالک (نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام) کا بجٹ چار کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ ہے۔

حضور نے فرمایا

تحریک جدید کا یہ بجٹ بتا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دلوں اور سینوں میں کس قدر اخلاص پیدا ہو گیا ہے جو وہاں پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ وقت کی قربانی بھی دے رہے ہیں اور مال کی بھی۔ وہ بڑی دلیری سے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے وہ آپ کے لئے آسان ہے لیکن افریقنوں کے لئے بڑی مشکل ہے۔ دو سو سال تک ان کی جیب میں غیر ملکی ہاتھ رہا ہے۔ وہ کچھ چھوڑتے ہی نہیں تھے اس کے باوجود ان کے اندر اس قدر تبدیلی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ تحریک جدید کے بجٹ کے علاوہ اور بہت سے چندے بھی دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ غیر ممالک کا صرف نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کا چندہ ہی چار کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ ہے۔ اور یہ یرزق من یشاء بغیر حساب ہی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ ایک احمدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اسے دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ہماری زبانیں تو اس کا شکر ادا نہیں کر سکتیں۔ ایک معمولی ڈاکٹر وہاں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ میں شفا رکھ دیتا ہے۔ بڑے بڑے امیر اور وزیر ان خوبصورت ہسپتالوں کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے معمولی سے کلینک میں جہاں وہ ڈاکٹر کام کر رہا ہوتا ہے علاج کروانے کے لئے آجاتے ہیں۔ جہاں غیر ملکی ڈاکٹر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے سٹور دواؤں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے سرجیکل وارڈوں میں بہترین ہتھیار ہوتے ہیں۔ ایک ملک کے وزیر سے جب کسی نے کہا کہ تم بڑے اچھے ہسپتالوں کو چھوڑ کر یہاں علاج کرانے کیوں آتے ہو تو اس نے کہا ہمارے ہسپتالوں میں ہر چیز ہے مگر ایک چیز نہیں۔ اور ان ہسپتالوں میں کچھ بھی نہیں۔ مگر ایک چیز ہے اور وہ شفا ہے۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کی مثال بڑ کے درخت ایسی ہے کہ جس کی جڑیں اوپر سے آکر زمین میں گڑ جاتی ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حسد سے بچنے کی دعا سکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے۔ اور حاسدوں کے حسد میں شدت پیدا کرنے کے لئے ہم پر اور زیادہ فضل اور رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

اس کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فرمایا جو دوست یہ چاہتے ہیں کہ سب کمیٹی تحریک جدید وقف جدید کی سفارشات کے ساتھ تحریک جدید انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ کو منظور کر لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ مکرم چوہدری صاحب کے ارشاد پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق بجٹ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی تحریک جدید وقف جدید کی رپورٹ پر بحث جاری تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے بارہ بجے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ (سمعاً پ)

درخواست دعا

۱۔ میرا بیٹا ملک ظفر اللہ خان گزشتہ کئی سال سے مغربی جرمنی میں ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ وہ وہاں آنتوں کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے اور ایک ماہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

والدہ ملک ظفر اللہ خان
دارالرحمت شرقی ربوہ

۲۔ طاہرہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب محلہ دارالنصر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ڈاکٹر صوفی علی محمد صوفی ہومیو شفاخانہ
رحمت بازار ربوہ

گمشدہ گھڑی

ایک عدد رسٹ واچ جو دن اور تاریخ بتاتی ہے میرے بچے عزیزم زاہد محمود سے ۳۱ مارچ سکول کے نزدیک کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے مجھے اس پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد صدیق ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مرگی کیور
EPILEPSY CURE
کیپسول نمبر ۱ ۲۰۰ پوٹینسی : ۱-۵۰
کیپسول نمبر ۲ ۱۰۰ " ۳-۰۰
کیپسول نمبر ۳ ۱۰ ہزار " ۴-۵۰
کیپسول نمبر ۴ ایک لاکھ " ۶-۰۰
ڈاک خرچ و پیکنگ ۱۵-۰۰
۵-۰۰
ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی) رجسٹرڈ پاکستان لاہور، کراچی
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

آپ کی آسانی کے لئے
قاعدہ یسرنا القرآن کے حصول میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ربوہ کی مندرجہ ذیل دکانوں پر بھی یہ قاعدہ دستیاب ہے
۱۔ افضل برادرز گول بازار ربوہ
۲۔ چوہدری بہر دین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ ربوہ
۳۔ انعام جنرل سٹور گول بازار ربوہ
۴۔ نعمت جنرل سٹور گول بازار ربوہ
۵۔ نئی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ
۶۔ ندیم بک ڈپو گول بازار ربوہ
۷۔ ملک بی برادرز گول بازار ربوہ
مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

چائنا ہیئر ٹانک
"دنیائے شامپو کی حیرت انگیز ایجاد"
بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔
قیمت دس روپے
ایجنٹ میڈیکوز ۱۲ پونچھ روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴